محمد اسحاق بھٹی

فتاویٰ حمادیہ

گجرات (کاٹھیاواڑ) کا ایک فقہی مخطوطہ

(۲)

انڈیا آفس لائبریری کے نسخے

لندن کی انڈیا آفس لائبریری میں اس مخطوطہ کے تین نسخے ہیں، جن کے نمبر علی الترتیب ۱۶۸۹، ۱۶۹۰ اور ۱۶۹۱ ہیں۔ پہلا نسخہ خط نسخ میں ہے، جو اٹھارھویں صدی میں دہلی میں لکھا گیا۔ اس کے مختلف مقامات پر حواشی بھی ہیں۔ دوسرے نسخے کا سن کتابت ۱۸۲۲ء ہے۔ یہ خط نستعلیق میں ہے اور دہلی کا کتابت شدہ ہے۔ اس کے بعض مقامات پر حواشی ہیں اور کچھ صفحات ضائع ہو چکے ہیں۔ تیسرا نسخہ ۱۶۹۰ء کا مکتوبہ ہے۔ یہ بھی خط نستعلیق میں ہے اور اس کے بھی چند مقامات پر حواشی ہیں، جو مختلف ہاتھوں کے لکھے ہوئے ہیں اور بہت سے فقہی نکات پر مشتمل ہیں۔

نسخہ اول کے ذکر میں اس کا تعارف کراتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ یہ کتاب ابوالفتح رکن بن حسام الدین المفتی الناگوری کی نویں صدی ہجری کی تصنیف ہے۔ یہ کتاب اس نے اپنے بیٹے داؤد کی مدد سے مکمل کی۔ اس کی تالیف کا محرک قاضی حماد الدین احمد تھا، جو گجرات کے شہر نہر والہ میں قاضی القضاۃ کے عہدہ پر فائز تھا۔ کتاب کے مقدمہ میں ان بہت سی کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے، جن کی مدد سے یہ کتاب تالیف کی گئی۔ اس کے شروع میں کتاب الطہارۃ اور آخر میں کتاب الفرائض ہے[1]۔

کتب خانہ خدیویہ مصر

مصر کے کتب خانہ خدیویہ میں اس کے دو نسخے ہیں اور ان کی کیفیت یہ ہے:

---

[1] کیٹلاگ آف انڈیا آفس لائبریری جلد ۲، حصہ ۳۔ فقہ ص ۲۷۲ و ۲۷۳

یہ کتاب الشیخ ابوالفتح رکن بن حسام الناگوری کی تالیف ہے۔ اس کے آغاز میں شیخ موصوف کہتے ہیں کہ قاضی جمال الملۃ والدین احمد بن قاضی اکرم نے مجھے اور میرے بیٹے علامہ داؤد کو عدالتی فتویٰ نویسی (الافتاء فی القضاء) کی خدمت سرانجام دینے پر مامور کیا۔ اس کے لیے ہم نے معتمد علیہ کتابوں کی ورق گردانی کی اور ان سے وہ مسائل جمع کیے جو اس کتاب میں درج ہیں۔ کتب خانہ خدیویہ میں اس کے دو نسخے ہیں۔ ایک نسخہ خط نسخ میں ہے اور اس کا کاتب ابراہیم بن محمد ازنوطی ہے۔ اس نے اس کی کتابت جمعرات کے دن ۳ ربیع الاول ۱۲۷۲ھ کو مکمل کی۔[۲]

یہ کتاب ۱۳۱۲ھ میں ہندوستان میں طبع ہو چکی ہے۔[۳]

کیٹلاگ آف مانچسٹر

مانچسٹر لائبریری کے کیٹلاگ میں جو عربی سے متعلق ہے اور جس میں فقہی مخطوطات کا ذکر ہے، اس مخطوطہ کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا ہے،

الفتاویٰ الحمادیہ، فقہی مسائل کا مجموعہ ہے اور ابوالفتح رکن بن حسام الناگوری کی تالیف ہے، جو اس نے قاضی القضاۃ حماد جمال الدین احمد بن القاضی نعمان[۴] (متوفی اواخر سولھویں صدی عیسوی) کے حکم سے اپنے بیٹے مولانا داؤد کی معیت میں تالیف کیا۔ حماد کے حالات کا سوائے اس کے کچھ پتہ نہیں چلتا کہ وہ ایک قاضی تھا۔ یہ کتاب چونکہ اس کے حکم سے معرض تصنیف میں لائی گئی، اس لیے اسی کے نام سے منسوب کی گئی، اور اس کا نام فتاویٰ حمادیہ رکھا گیا۔ یہ کتاب اگرچہ (اس دور کی) جدید تالیف ہے، مگر ایک مستند حیثیت کی حامل ہے۔ ہوز کی ڈکشنری آف اسلام کے صفحہ ۲۹۰ پر اس کا ذکر ملتا ہے[۵] اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے:

---

۲ فہرست کتب خانہ خدیویہ مصر۔ جلد ۳ - ص ۸۸

۳ ایضاً اس کا مطبوعہ نسخہ ناپید ہے، اور اب اس کی حیثیت مخطوطہ کی ہے۔

۴ مقدمہ کتاب سے ظاہر ہے کہ قاضی حماد کے والد کا نام قاضی اکرم ہے۔ مصنف نے اس کے فقہی مرتبہ کے اعتبار سے اسے "نعمان ثانی" لکھا ہے۔ اس سے کیٹلاگ کے مرتب کو شبہ ہوا کہ اس کا نام ہی نعمان ہے اور اس نے یہی لکھ دیا۔

۵ ہوز نے اسے جدید ترتیب شدہ اور مستند کتاب قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو ڈکشنری آف اسلام (ہوز) ص ۲۹۰

الحمد للہ الذی نور قلوب الموحدین بنور التوحید والایمان ..... اما بعد فقال العبد الراجی رحمہ اللہ الرب البادی ابو الفتح رکن بن حسام الناگوری ..... انی لماشرفت فی بلدۃ نہر والہ صانہا اللہ عن الاھالۃ۔ بشرف مجلس من اسعد اھل زمانہ ..... اعنی قاضی القضاۃ القاضی حماد جمال الملۃ والدین احمد بن الامام العامل ..... نعمان ..... وفوض الی والی ابنی العالم المسمی بمولانا داؤد ..... فلما فرغنا عن جمیع ھذہ المسائل الشریفۃ سمیناھا بکتاب الفتاویٰ الحمادی۔

اس کا کاتب اس کی کتابت سے بدھ کے روز بعد از اشراق ۲۵ صفر ۱۱۲۹ھ (۱۷۱۲ء) کو فارغ ہوا۔ اور اس نے اپنا نام اس طرح لکھا " احقر العباد جعفر بن مرحوم قاضی غلا ذیول "

اس مخطوطہ کے شروع اور آخر میں ایک مہر ہے، جس میں " ۱۲۰۴ھ/۱۷۸۹ء مبشرا برسول یاتی من بعد اسمہ احمد " اور " احمد بن محمد درویش " کے الفاظ کندہ ہیں۔ یہ کتاب ہندوستان کے بہترین خط نسخ میں لکھی ہوئی ہے۔ الفاظ صاف اور نمایاں ہیں اور نہایت آسانی سے پڑھے جاتے ہیں [۵۵]

بانکی پور لائبریری

یہ کتاب بانکی پور لائبریری میں بھی موجود ہے اور اس کا نمبر ۷۲۳ ہے۔ بانکی پور لائبریری کے کیٹلاگ میں اس کا تعارف ان الفاظ میں کرایا گیا ہے:

یہ فقہ کے موضوع سے متعلق ایک مشہور کتاب ہے، جس میں دو سو سے زائد مستند کتابوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔ ان کتابوں کے نام مقدمہ میں دیے گئے ہیں۔ یہ کتاب گجرات کے قاضی القضاۃ قاضی حماد الدین احمد بن قاضی اکرم کی ہدایت پر مرتب کی گئی۔

اس کے مؤلف ابو الفتح رکن بن حسام الدین المفتی الناگوری مقدمہ کتاب میں کہتے ہیں کہ اس کا بیٹا اس کتاب کی ترتیب میں اس کا معاون اور شریک رہا۔ یہ کام حماد کے حکم سے تکمیل پذیر ہوا۔ تاریخ و رجال کی کتابیں مؤلف کے حالات کے بارے میں خاموش ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ مؤلف

---

[۵۵] کیٹلاگ مانچسٹر لائبریری حصہ عربی فقہ۔ کالم نمبر ۳۲۴ تا ۳۲۶۔ کتاب نمبر ۲۰۴

جن کتابوں کے حوالے دیتا ہے وہ چوتھی صدی ہجری سے لے کر آٹھویں صدی ہجری کے نصف اوّل تک کی تصنیفات ہیں۔ نویں صدی ہجری کی کسی مستند کتاب کا حوالہ نہیں دیتا۔ یہ چیز اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ اس کتاب کا مصنف یا تو آٹھویں صدی ہجری کے آخر میں یا نویں صدی ہجری کے شروع تک زندہ تھا۔ خزانۃ الروایات کا مصنف جو ۹۲۰ھ میں فوت ہوا، اپنی کتاب میں فتاوی حمادیہ کے حوالے دیتا ہے۔

یہ کتاب کلکتہ میں ۱۲۴۱ھ میں چھپ چکی ہے۔

بانکی پور کا مخطوطہ ناقص الآخر ہے، تاریخ کتابت درج نہیں۔ غالباً بارھویں صدی ہجری کا مکتوبہ ہے ۵۴

رام پور لائبریری

فتاوی حمادیہ کے رام پور لائبریری میں دو نسخے ہیں۔ اور اس کی فہرست کتب میں بتایا گیا ہے کہ اس کے مصنف کا نام مفتی رکن الدین ابوالفتح بن حسام الدین ناگوری ہے۔ ایک نسخہ کا نمبر ۳۶۲ ہے، جو خطِ نسخ میں ہے اور کتاب الطہارۃ سے کتاب الوصایا تک ہے۔ یہ نسخہ ۵۹۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ دوسرا نسخہ خط نستعلیق میں ہے اور کتاب الطہارۃ سے کتاب الفرائض تک ہے۔ اس کے صفحات ۱۰۱۷ ہیں اور نمبر ۳۶۳ ہے۔۵۵

کتب خانہ آصفیہ

حیدر آباد دکن کے کتب خانہ آصفیہ میں بھی فتاوی حمادیہ موجود ہے اور وہاں کی قلمی کتابوں کی فہرست میں اس کا ان الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے۔

فتاوی حمادیہ ابوالفتح رکن الدین ابن حسام الدین مفتی ناگوری کی تصنیف ہے اور فقہ امام اعظمؒ کے نقطہ نظر سے لکھی گئی ہے۔ کتاب کا آغاز الحمد للہ الذی نور قلوب الموحدین بنور التوحید والایمان الخ کے الفاظ سے ہوتا ہے۔ کتب خانہ آصفیہ میں اس کے چار نسخے ہیں، جن کے نمبر علی الترتیب ۱۸، ۱۹، ۱۰۵ اور ۱۰۶ ہیں۔ نسخہ نمبر ۱۸ بہت عمدہ خطِ نسخ میں ہے۔ سن تحریر اور نام کاتب مرقوم نہیں۔ البتہ ابتدائے کتاب میں اس کا سالِ خریداری ۱۲۵۹ھ لکھا ہے۔ یہ نسخہ غالباً

---

۵۴ کیٹلاگ آف بانکی پور لائبریری۔ جلد ۱۹۔ جز ۲۔ ص ۲۰۔

۵۵ فہرست کتب عربی از کتب خانہ رام پور ص ۲۳۳ مطبوعہ ۱۹۰۲ء

تیرھویں صدی ہجری کے شروع کا مکتوبہ ہے۔ کل ورق ۳۱۴ اور ہر صفحہ کی ۲۳ سطور ہیں۔

نسخہ نمبر ۱۹ آدھا خط نسخ میں ہے اور آدھا خط نستعلیق ہیں، مگر بظاہر ایک ہی شخص کا کتابت شدہ معلوم ہوتا ہے۔ یہ نسخہ ۱۰۸۴ھ کا مکتوبہ ہے۔ کاتب کا نام مرقوم نہیں۔ کل اوراق ۱۵۷ ہیں اور سطور فی صفحہ ۲۷۔

نسخہ نمبر ۱۰۵ خط نستعلیق میں ہے۔ نام کاتب اور سال کتابت درج نہیں۔ جملہ اوراق ۴۴۲ ہیں اور سطور فی صفحہ ۲۵۔

نسخہ ۱۰۶ بھی خط نستعلیق میں ہے۔ نام کاتب و سال تحریر مکتوب نہیں۔ البتہ "قاضی معین الدینؒ" کے نام کی مہر کتاب کے وسط اور آخر میں ثبت ہے۔ ورق اول پر سال خرید ۱۲۰۷ھ مرقوم ہے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ گیارھویں صدی کے وسط کا کتابت شدہ ہے۔ اس کے اوراق ۴۰۰ اور سطور فی صفحہ ۱۷ ہیں۔ یہ کتاب ہندوستان میں چھپ چکی ہے[۹]

فتاوی حمادیہ کا ذکر ڈاکٹر زبید احمد نے بھی کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: "الفتاوی الحمادیہ، ناگور کے مفتی ابوالفتح رکن بن حسام الدین نے اپنے صاحبزادے کی مدد سے اس زمانے میں مرتب کیا جبکہ وہ نہروالہ (گجرات) میں مقیم تھے۔ یہ قاضی حماد الدین بن قاضی اکرم کا دور تھا۔ یہ کتاب انہی کی فرمائش پر لکھی گئی اور انہی کے نام سے منسوب کی گئی۔ اس کے علاوہ مصنف اور اس کے سرپرست کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

اس کتاب میں جن کتابوں کے حوالے دیے گئے ہیں، ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب آٹھویں صدی ہجری کے آخر یا نویں صدی ہجری کے شروع میں معرض تصنیف میں لائی گئی۔ مصنف نے ان کتابوں کی بہت تفصیلی فہرست دی ہے، جن سے اس نے کتاب مرتب کرنے میں مدد لی ہے۔ کتاب قابل اعتماد ہے اور فتاوی عالمگیری میں اس کے حوالے دیے گئے ہیں۔ اس کی ترتیب وہی ہے جو اس نوعیت کی دوسری کتابوں کی ہے[۱۰]

---

۹ فہرست مشروح بعض کتب نفیسہ قلمیہ (حصہ دوم)، مخزونہ کتب خانہ آصفیہ (حیدرآباد دکن)، ص ۱۳۳ و ۱۳۴

۱۰ کنٹری بیوشن آف انڈو پاکستان ٹو عربک لٹریچر ص ۷۰ و ۱۷

فتاویٰ کا مصنف

فتاویٰ حمادیہ نویں صدی ہجری میں لکھا گیا۔ افسوس ہے، اس کے مصنف مفتی رکن الدین ناگوری، ان کے بیٹے اور معاون، مفتی داؤد بن رکن الدین ناگوری، قاضی القضاۃ حماد الدین گجراتی (جن کی طرف یہ فتاویٰ منسوب ہے) اور ان کے والد قاضی محمد اکرم گجراتی کے حالات، اس سے زیادہ نہیں معلوم ہو سکے کہ یہ نویں صدی ہجری کے اعیان و علما سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا شمار ہندوستان کے طبقہ تاسعہ کے علما و فقہا میں ہوتا ہے۔ نزہۃ الخواطر میں ان کا ذکر اسی زمرہ میں کیا گیا ہے۔ پھر یہ ذکر تفصیلی نہیں ہے بلکہ وہی کچھ ہے جو فتاویٰ کے مقدمہ سے مستفاد ہوتا ہے۔ چنانچہ مصنفِ فتاویٰ کے بارے میں مرقوم ہے

"الشیخ عالم کبیر، علامہ مفتی رکن الدین ــــ حنفی ناگوری کا شمار اونچے درجہ کے فقہا میں ہوتا ہے۔ فقہ و اصول میں ان کا مرتبہ بہت بلند تھا۔ یہ گجرات کے ایک شہر نہروالہ میں مفتی تھے۔ ان کی تصنیف فتاویٰ حمادیہ ہے، جو ایک ضخیم کتاب ہے۔ یہ کتاب انھوں نے قاضی حماد الدین بن محمد اکرم گجراتی کے حکم سے تصنیف کی اور اس سلسلے میں تفسیر، حدیث، فقہ اور اصول کی دو سو چار کتابوں سے استفادہ کیا اور ان سے مسائل فقہی بیان کیے۔ اس کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا ہے: [11]

الحمد للہ الذی نور قلوب العارفین بنور التوحید والایمان الخ

قاضی حماد الدین گجراتی

پہلے بتایا گیا ہے کہ یہ کتاب قاضی القضاۃ حماد الدین گجراتی کی طرف منسوب ہے۔ ان کے بارے میں صاحب نزہۃ الخواطر فرماتے ہیں:

قاضی حماد الدین بن محمد اکرم حنفی گجراتی عالم و فقیہ تھے اور اپنے دور کے مشہور فضلا میں سے گردانے جاتے تھے۔ نہروالہ میں قاضی القضاۃ کے منصب جلیلہ پر متمکن تھے۔ مفتی رکن الدین ناگوری نے ان کے حکم سے فتاویٰ حمادیہ تصنیف فرمایا۔ مصنف نے ابتدائے کتاب میں اس کا ذکر کیا ہے اور ان کی علمی دسترس اور فضل و کمال کی بڑی تعریف کی ہے۔ [12]

---

[11] نزہۃ الخواطر ج ثالث ص ۱۷

[12] ایضاً ص ۱۵

مصنف کے معاون

فتاوٰی حمادیہ کی تصنیف میں مصنف کے لڑکے مفتی داؤد بن رکن الدین ناگوری نے ان کی امداد کی (اور جیسا کہ مقدمۂ کتاب سے ظاہر ہے) ان کی معاونت سے یہ کتاب معرض تصنیف میں آئی۔ مفتی داؤد کے بارے میں مولانا عبدالحی حسنی صاحب نزہتہ الخواطر لکھتے ہیں:

"شیخ مفتی داؤد بن رکن الدین بن حسام الدین حنفی ناگوری عظیم المرتبت عالم تھے اور فقہ و اصول میں ممتاز حیثیت کے مالک تھے۔ بلاد گجرات کے ایک شہر نہروالہ میں مسند افتاء پر فائز تھے۔ فتاوٰی حمادیہ کی تدوین و ترتیب میں (جیسا کہ آغاز کتاب میں ان کے والد نے صراحت کی ہے) انھوں نے اپنے والد مفتی رکن الدین ناگوری کی اعانت فرمائی"[۱۳]

قاضی محمد اکرم گجراتی

یہ قاضی حماد کے والد تھے۔ مولانا عبدالحی نے ان کا ذکر بھی کیا ہے۔ لکھتے ہیں: قاضی محمد اکرم حنفی گجراتی بڑے علم و فضل کے حامل تھے اور ان علما میں سے تھے جن کو فقہ و اصول میں خاص درک حاصل تھا۔ یہ شہر نہروالہ میں قاضی القضاۃ تھے۔ مفتی رکن الدین ناگوری نے اپنی تصنیف فتاوٰی حمادیہ کے دیباچہ میں ان کی بہت تعریف کی ہے اور امام، عالم، نعمان ثانی اور ناقد المعقول والمنقول وغیرہ بہترین القاب کے ساتھ ان کا تذکرہ کیا ہے[۱۴]

مسلم ثقافت ہندوستان میں

مولانا عبدالمجید سالک

اس کتاب میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ مسلمانوں نے برعظیم پاک و ہند کو گزشتہ ایک ہزار سال کی مدت میں کن برکات سے آشنا کیا اور اس قدیم ملک کی تہذیب و ثقافت پر کتنا وسیع اور گہرا اثر ڈالا۔ قیمت ۱۲ روپے

ملنے کا پتہ: ادارۂ ثقافت اسلامیہ۔ کلب روڈ۔ لاہور